بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے قعدے میں تشہد کے بعد بھولے سے سلام پھیر دیا، تو نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ چار رکعت والی نماز میں قعدہ اولیٰ میں تشہد پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے کے بجائے بھولے سے سلام پھیر دیا۔ پھر یاد آنے پر کھڑا ہوگیا اور بقیہ دو رکعتیں پڑھ کر سجدہ سہو کے ساتھ نماز مکمل کرلی۔ برائے کرم رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس صورت میں نماز ہوگئی؟

جواب

(1) اگر بھول کر سلام پھیرنے کے بعد منافی نماز کوئی عمل، جیسے: بات چیت، قہقہہ، جان بوجھ کر حدث طاری کرنا، مسجد سے باہر نکل جانا وغیرہ نماز کے خلاف کوئی کام نہیں کیا تھا، اور پھر کھڑے ہو کر مزید دو رکعت ادا کر کے سجدہ سہو کے ساتھ نماز مکمل کرلی، تو اس صورت میں نماز درست ہوگئی، کیونکہ بھول کر سلام پھیرنے کی وجہ سے وہ نماز ختم نہیں ہوئی تھی۔

(2) اگر بھول کر سلام پھیرنے کے بعد بات چیت، قہقہہ، جان بوجھ کر حدث طاری کرنا، مسجد سے باہر نکل جانا وغیرہ نماز کے خلاف کوئی کام کرلیا تھا، تو اب اس پر مزید دو رکعت ملانے کی گنجائش نہیں تھی، لہذا ایسی صورت میں وہ نماز درست نہیں ہوئی، بلکہ اس نماز کو دوبارہ سے پڑھنا ضروری ہوگا۔

نور الایضاح میں ہے: ”مصل رباعیة أو ثلاثیة أنه أتمها فسلم ثم علم أنه صلی رکعتین أتمها وسجد للسهو“ ترجمہ: چار رکعت یا تین رکعت نماز پڑھنے والے نے یہ گمان کیا کہ اس نے نماز پوری کرلی اور سلام پھیر دیا پھر اسے یاد آگیا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ بقیہ رکعت پوری کرے اور سجدہ سہو کرے۔

نور الایضاح کی اس عبارت ”فسلم ثم علم“ کے بعد مراقی الفلاح میں ہے: ”قبل إتيانه بمناف“ ترجمہ: نماز کے خلاف کوئی عمل کرنے سے پہلے (یاد آگیا)۔ **(نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحہ 182، مطبوعہ مکتبۃ العصریۃ، بیروت)**

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(سلم مصلی الظهر) مثلا (علی) رأس (الرکعتین توهما) اتمامها (اتمها) اربعا (وسجد للسهو)؛ لان السلام ساهيا لا يبطل؛ لانه دعاء من وجه“ ترجمہ: مثلاً ظہر کی نماز پڑھنے والے نے چار رکعت پوری ہونے کے خیال میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا، تو وہ چار رکعت مکمل کرے اور سجدہ سہو کرے کیونکہ بھول کر سلام پھیرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ سلام ایک طرح سے دعا ہے۔ **(تنویر الابصار مع درمختار، جلد2، باب سجود السھو، صفحہ 674، دار المعرفۃ، بیروت)**

بدائع الصنائع میں ہے: ”ولو سلم مصلي الظهر علی رأس الرکعتين علی ظن أنه قد أتمها، ثم علم أنه صلی رکعتين، وهو علی

مکانہ یتمھا ویسجد للسھو أما الإتمام فلأنہ سلام سھو فلا یخرجہ عن الصلاۃ. وأما وجوب السجدۃ فلتأخیر الفرض وھو القیام إلی الشفع الثاني“ترجمہ: اگر ظہر کی نماز پڑھنے والے نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ اس نے (چار رکعت) نماز پوری پڑھ لی، دوسری رکعت پر سلام پھیر دیا، پھر اسے معلوم ہوا کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں اور وہ اپنی نماز کی جگہ پر ہے تو وہ بقیہ نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے۔ بقیہ نماز پوری کرنے کا حکم تو اس لئے کہ ہے کہ یہ سلام بھول کر پھیر اگیا تو اس کی وجہ سے وہ نماز سے باہر نہیں ہوا اور سجدہ سہو کا واجب ہونا تو وہ فرض یعنی دوسرے شفعہ کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے ہے۔ **(بدائع الصنائع، جلد1، فصل فی بیان سبب الوجوب، صفحہ693-692، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

بہار شریعت میں ہے: ”ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہوگئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا، تو چار پوری کرلے اور سجدۂ سہو کرے۔“ **(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ718، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ اگر چار رکعات والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیرتے ہی فوراً یاد آجائے تو کیا کرنا چاہیے؟ نئے سرے سے نماز شروع کرنا چاہیے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ”جب تک کوئی منافی صلوۃ فعل (نماز کے خلاف کوئی عمل) نہ کیا ہو تو بقیہ نماز پوری کرلے اور آخر میں سجدہ سہو کرے از سرِ نو نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔“ **(وقار الفتاوی، جلد02، صفحہ119، مطبوعہ بزم وقار الدین)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1239

تاریخ اجراء: 06 محرم الحرام 1448ھ/22 جون 2026ء